سوال

اگر عید جمعہ کے دن ہو، اور کوئی شخص عید کی نماز پڑھ لے تو کیا اس کے لئے جمعہ کی نماز سنت ہو جاتی ہے؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر عید اور جمعہ ایک دن میں اکٹھے ہو جائیں تو جس شخص نے عید کی نماز ادا کی ہو اس کو جمعہ چھوڑنے کی رخصت ہے، لیکن ظہر کی نماز ساقط نہیں ہوگی، اسے ادا کرنا ضروری ہے۔ افضل اور بہتر یہی ہے کہ انسان جمعہ کی نماز بھی ادا کرے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اجْتَمَعَ عِيدَانِ فِي يَوْمِكُمْ هَذَا، فَمَنْ شَاءَ أَجْزَأَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ، وَإِنَّا مُجَمِّعُونَ إِنْ شَاءَ اللهُ (سنن ابن ماجه، إقامة الصلاة والسنة فيها: 1311) (صحيح)

تمہارے اس دن میں دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں تو جو شخص چاہے اس کے لیے یہ (نماز عید) جمعے کے بدلے کفایت کرے گی اور ہم ان شاء اللہ جمعہ پڑھیں گے۔

جناب عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں:

صَلَّى بِنَا ابْنُ الزُّبَيْرِ فِي يَوْمِ عِيدٍ-فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ- أَوَّلَ النَّهَارِ، ثُمَّ رُحْنَا إِلَى الْجُمُعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْنَا، فَصَلَّيْنَا وُحْدَانًا، وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالطَّائِفِ، فَلَمَّا قَدِمَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: أَصَابَ السُّنَّةَ (سنن أبي داود، تفريع أبواب الجمعة: 1071)) صحيح)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ہمیں جمعہ کے روز عید کے دن، دن کے پہلے حصے میں نماز پڑھائی، پھر ہم جمعہ کے لیے گئے مگر وہ نہ آئے اور ہم نے اکیلے ہی نماز پڑھی- اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما طائف میں تھے، وہ جب آئے تو ہم نے ان سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے سنت پر عمل کیا ہے۔

واضح رہے کہ جمعہ چھوڑنے کی رخصت اس شخص کے لیے ہے جس نے عید کی نماز ادا کی ہو۔ اگر کسی شخص نے عید کی نماز نہیں ادا کی اس کے لیے جمعہ چھوڑنا جائز نہیں ہے۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

دار الافتاء محدث